FEED-BACK

سیدشاہدمہدی،سابق وائس چانسلر،جامعہ ملیہ اسلامیہ یونی ورسٹی،نئی دہلی:

"میں آپ کی فکرمندی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور جس انداز سے آپ نے اس معاملے کو سمجھا ہے اور سمجھایا ہے وہ بھی مبارک باد کا مستحق ہے۔آپ نے بجا طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اردو زبان کو ہم بول اور سمجھ رہے ہیں البتہ اردو کا لکھنا اور پڑھنا اصل مسئلہ ہے۔ یقیناً یہ بات صد فیصد صحیح ہے اور ایسے مراکز قائم کرنا جہاں ہم اردو لکھنا پڑھنا سکھا سکیں انتہائی ضروری ہے۔اب سمجھ میں آتا ہے کہ 'اردو پڑھے لکھے لوگ' کیوں کہا جاتا تھا۔۔۔آپ کا یہ خط دراصل ایک دستاویز ہے جس کا دور دور تک پہنچانا اور اس کو محفوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے۔۔۔دوبارہ پڑھنے کے بعد یہ خیال کیا کہ کاش میں بھی اس میں آپ کے ساتھ خود کو اس ملی فریضہ کی ادائیگی میں شامل کر لیتا۔"

سیدشہاب الدین،صدر آل انڈیا مجلس مشاورت:

" آپ کے گشتی مراسلہ کا ریوائزڈ ورژن موصول ہوا۔آپ جو کچھ کر رہے ہیں میں اس کی بڑی قدر کرتا ہوں۔۔۔مگر سب سے پہلے ضرورت یہ ہے کہ اردو میڈیم کے ذریعہ پرائمری اور سیکنڈری تعلیم میں اردو پڑھانے پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان کو ہٹوانے کی کوشش کی جائے۔ یہ ایک سیاسی عمل ہوگا۔۔۔ارود کے لئے کئی اور تنظیمیں بھی اتر پردیش میں کام کر رہی ہیں۔اگر وہ مل کر تحریک چلائیں تو بہتر ہوگا۔۔۔سب سے ضروری یہ ہے کہ حکومت اتر پردیش اسکول کی تعلیم کو صرف ہندی میڈیم تک محدود نہ کرے۔اردو ذریعہ تعلیم کا راستہ قانون میں ترمیم سے ممکن ہوگا تاکہ کم سے کم پرائمری تعلیم اردو کے ذریعہ دی جا سکے۔۔۔ہمیں ہمارے محلوں میں ہمارے بچوں کو سرکاری اسکولوں کی ضرورت ہے۔ہر اردو تحریک کو آواز اٹھانی چاہئے اور ساتھ ہی سرگرم کوشش کرنی چاہئے کہ قومی پیمانے کے حساب سے سارے اردو داں علاقوں میں سرکاری پرائمری اور سیکنڈری اسکول کھولے جائیں۔ اس مطالبہ میں جان ڈالنے کے لئے کہ ہر گاؤں اور محلّہ کا سروے کیا جائے۔"

شمس الرحمٰن فاروقی،نائب چیئرمین قومی کونسل برائے فروغ زبان اردو،ممتاز نقاد اور مدیر ماہنامہ شب خون،الہ آباد:

"الامین اردو مرکز کی جانب سے آپ نے اردو زبان اور ثقافت کے تحفظ کے لئے جو گوشوارۂ عمل ترتیب دیا ہے اس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔۔۔آپ کے گوشوارۂ عمل کا تازہ روپ ملا۔شکریہ۔آپ کے مرکز کی دو تحریریں میں شائع کر چکا ہوں۔ان کے بارے میں کچھ ردِعمل آئے تو پتہ چلے کہ آپ کی کوششیں اردو کے بے حس معاشرہ پر کیا اثر ڈالتی ہیں۔۔۔آپ اپنی کوشش میں کامیاب ہیں۔"

سیدمحمداشرف،ممتاز فکشن نگار:

" آپ کے چند صفحات نے وہ کام کیا جو بڑے بڑے علماء فضلا کی موٹی موٹی کتابیں اور رپورٹیں بھی نہیں کرتیں۔مراسلہ کیا تھا صوفی کے ملفوظات تھے دل میں اترتے چلے گئے۔ حقیقت حال کا جائزہ،حوصلہ افزائی،غیرت کا احساس،عملی طریق کار،اور کچھ نہ کر پانے والوں کو کچھ کرنے کے لئے اکسانا۔سبحان اللہ! اسے پڑھ کر کوئی کتنا ہی قنوطیت پسند کیوں نہ ہو اس بات کا قائل ہو جائیگا کہ ابھی بھی بہت کچھ کیا جا سکتا ہے۔اور غالباً اس قدر بھی کیا جا سکتا ہے کہ کھوئی ہوئی متاع کی بازآفرینی بھی کی جا سکتی ہے۔ہمارے گھر سے ہر سال چار پانچ کتابیں اردو میں شائع ہو جاتی ہیں۔گھر کے بچے اردو پڑھ رہے ہیں۔عزیزوں کو اردو میں خط لکھتے ہیں۔تقریر کا موقع ہو تو اردو کے بارے میں چند ٹوٹے پھوٹے جملے بھی بول لیتے ہیں لیکن اس انداز سے کام کرنے کی طرف توجہ اب تک نہیں ہوئی تھی جس کی طرف آپ نے واضح اشارے کیے ہیں۔اگر آپ کی منشا کے مطابق صرف تین سو سینٹر بھی بن جائیں تو پھر کام چراغ سے چراغ روشن کرنے کا رہ جائے گا۔میں سمجھتا ہوں کہ شمالی ہندوستان میں تین سو سینٹر بننا بڑی بات نہیں ہے۔۔۔بہر حال میں اسی ہفتہ سے کام شروع کروں گا۔انشا اللہ الکافی۔آپ کے مراسلے کی کم سے کم سو کاپیاں اس گزارش کے ساتھ روانہ کروں گا کہ وہ لوگ کم سے کم دس کاپیاں روانہ کر دیں۔اُن لوگوں کو سو اشخاص کی فہرست بھی روانہ کروں گا تاکہ ایک ہی شخص کے پاس دو مراسلے نہ بھیجیں۔آگے جو پیش رفت ہوگی اس سے مطلع کروں گا۔کاش آپ کی کوشش سعئ مشکور ثابت ہو اور اندھیری بستیوں کے گلی کوچوں میں اس زبان کے چراغ بام در بام روشن نظر آئیں۔۔۔یہ وہ زبان ہے جس زبان نے ہماری کئی صدیاں اور روح کے نہاں خانے روشن کئے ہیں اور کسی نہ کسی صورت میں ابھی روشن رکھے ہیں۔"

مسرورمیاں اکرام،انجمن تحریک اردو،رامپور:

الامین تحریک کے بانی ڈاکٹر ممتاز احمد خاں صاحب کی تقریر اور الامین اردو مرکز کی آپ کی عرضداشت نے اردو سے متعلق کئی اہم معلومات فراہم کرتے ہوئے اردو کی اہمیت کا خلاصہ کیا۔اردو زبان وثقافت کے تحفظ کا عملی پروگرام قابل غور وفکر ہی نہیں قابل عمل بھی ہے۔"

مولاناعبداللہ مغیثی،مہتمم مدرسہ گلزار حسینیہ،اجراڑہ:

الامین کمپیوٹر انسٹی ٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کے روح رواں،الامین اردو مرکز کے سرپرست پروفیسر عزیز احمد اپنے دل میں اردو زبان کا بڑا درد رکھتے ہیں۔اردو کے تحفظ،

بقاوارتقا کے لئے ایک منظّم کوشش کے طور پر الامین اردو مرکز قایم کیا ہے۔عوام وخواص ودانشور طبقے میں ان کی یہ کاوش بنظر تحسین دیکھی جارہی ہے۔قارئین کے استفادہ وعمل آوری کے لئے اردو مرکز کے اغراض ومقاصد، سرگرمیاں وعملی پروگرام مدرسہ کے ماہ نامے 'یادگار اسلاف' کے اگست 2003 کے شمارہ میں شائع کیا جارہا ہے۔"

ڈاکٹر شکیل احمد، وزیر مملکت برائے مواصلات واطلاعی ٹیکنالوجی، نئی دہلی:

" آپ کے مرکز کا دستورالعمل موصول ہوا۔ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کا مرکز اردو زبان کے فروغ کے لئے نمایاں کام کررہا ہے۔اللہ سے میری دعا ہے کہ آپ کا مرکز اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو۔آمین۔میری مدد کی ضرورت اس مرکز کو جہاں پڑے گی انشاءاللہ تیار رہوں گا۔"

معین الدین، ڈپٹی سیکریٹری، دہلی اقلیتی کمیشن، نئی دہلی:

"میں ہدایت کے مطابق اور جنل عرضداشت (اردو زبان اور ثقافت کے تحفظ کی ایکشن پلان) منسلک کررہا ہوں جو مجھے پروفیسر عزیز احمد سرپرست الامین اردو مرکز کی طرف سے بھیجی گئی ہے۔"

اے سیموئل، انڈر سیکریٹری۔راشٹرپتی بھون، نئی دہلی:

" آپ کا مراسلہ مورخہ 30 جون موصول ہوا۔اسے سیکریٹری، حکومت ہند، وزارت داخلہ، شعبہ لسانیات، نئی دہلی کو ضروری کاروائی کے لئے روانہ کردیا گیا ہے۔"

نذیر احمد نوری، علی گنج، لکھنو:

"الامین اردو مرکز کے متعلق ضروری مواد پر مشتمل پیکٹ صادر ہوا جو زیر مطالعہ ہے۔آپ حضرات کی سعی کی وجہ سے انشااللہ ایک انقلاب برپا ہوگا۔"

چودھری ابن النصیر، مدیر پہچان، الہ آباد:

" آپ کا ارسال کردہ الامین اردو مرکز کے زیراہتمام ہونے والے 'اردو زبان وادب اور ثقافت کے تحفظ کا عملی پروگرام' کا بروشر ملا۔شکریہ۔آپ ہاپوڑ جیسے شہر میں رہ کراتنے بلند منصوبوں کے تحت سرگرم عمل ہیں۔یہ ہردرجہ قابل تحسین ہے۔میں آپ کے ساتھ ہوں اور الامین اردو مرکز کے پروگراموں کی توسیع اشاعت میں ہرطرح کا تعاون دوں گا۔"

خلیل احمد خلش، جنت نشاں اردو کالج، مراداباد:

"جب میں آپ کا ارسال کردہ 'اردو زبان وثقافت کے تحفظ کا عملی پروگرام' کا مطالعہ کررہا تھا تو مجھے اپنی محرومیوں کا شدت سے احساس ہورہا تھا اسے پڑھ کر عش عش کر اٹھا۔کاش آپ کے جیسا جذبہ ہر اردو والے کے دل میں سمٹ آئے۔اسے پڑھ کر میں نے نماز میں دعا کی کہ اے خدا مجھے پھر اس لائق بنادے کہ میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اردو کی کچھ خدمت کرسکوں۔"

شکیل شاغل، سیکریٹری، انجمن ترقی اردو (چکیا) بہار:

" آپ کے 'اردو زبان وثقافت کے تحفظ کا عملی پروگرام' نے ہماری معلومات میں اضافہ کا سامان توفراہم کیا ہی ہمارے کام میں آسانیاں پیدا کردی ہیں۔"

اسرار اکبرآبادی، آگرہ:

"روزنامہ سہارا میں آج الامین اردو مرکز ہاپوڑ کا مختصر تعارف اور اس کے پروگرام کا خلاصہ شائع ہوگیا ہے۔8 جنوری کے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔۔۔میری دلی خواہش ہے کہ یہ پروگرام ملک میں دوردور تک جائے اور اس پر عمل شروع ہوجائے کیوں کہ یہ آسان، کم وقتی، قابل عمل اور بہت ہی کم خرچ والا ہے۔اور گھر سے شروع ہوکر بہت ہی بڑا کارنامہ بن جانے والا ہے۔"

معصوم مرادابادی، ایڈیٹر اخبار جدید، نئی دہلی:

" آپ کا مضمون موصول ہوگیا۔کمپوز ہوکر تیار ہے۔اگلا شمارہ عید نمبر ہے۔کوشش کروں گا کہ اسی میں شامل ہوجائے اگر نہیں ہوپایا تو آئندہ اشاعت میں ضرور ہوگا۔"

محمد ارشد فاروقی، مسجد تقوئی، دہلی:

"الامین اردو مرکز کا اغراز ومقاصد پر مشتمل چھ صفحات کی تحریر خصوصی ڈاک کوریر سے ملی۔ایک اہم بات یہ ہے کہ دینی مدارس کا کردار اردو زبان میں نمایاں تو ضرور ہے پر یہ زبان مدارس میں بہ حیثیت زبان نہیں پڑھائی جاتی۔اس لئے اپنی تحریک میں اس تجویز کو بھی شامل کرلیں کہ مدارس میں باقاعدہ اردو پڑھائی جائے اور آغاز مدرسہ خادم الاسلام، جامعہ رحمانیہ اور گلزار حسینیہ اجراڑہ سے کریں۔"

سید صابر علی، رسرچ اسکالر، امراوتی، مہاراشٹر:

"اگر اسی طرح بیداری کے لئے جدوجہد ہوئی تو وہ دن دور نہیں جب زندگی کے ہر شعبہ میں اردو کی ضرورت کو محسوس اور تسلیم کیا جائے گا۔"

تشہیر احمد عثمانی، سمستی پور، بہار:

"راشٹریہ سہارا اردو سے الامین اردو مرکز کی کارکردگی کا علم ہوا۔ یہ اچھا قدم آپ حضرات نے اٹھایا ہے۔ بہت سے حضرات ہیں جو اردو کے لئے کچھ کرنا چاہتے ہیں لیکن گائڈینس نہ ہونے کی وجہ سے ان کا تعاون بے معنی رہ جاتا ہے۔ ایسے میں الامین نے گائڈینس کا جو بیڑا اٹھایا ہے وہ قابل تعریف ہے۔"

ڈاکٹر خاور ہاشمی، ایڈیٹر پندرہ روزہ نوائے ملت، دہلی:

" گذشتہ کل کی ڈاک سے آپ کا گشتی مراسلہ ملا۔ میں آپ کے موقف سے حرف بہ حرف متفق ہوں ایک ایسے زمانے میں جب اردو زبان سیاست اور تجارت کا شکار ہو کر رہ گئی ہے آپ قابل ستائش ہیں کہ آپ نے ایک بنیادی مسئلہ پر توجہ فرمائی ہے۔۔۔ آپ کے مراسلے کی نقل کے ساتھ میں نے دہلی اردو اکادمی کے وائس چیئر مین جناب م افضل کو ایک تفصیلی خط لکھا ہے اس کے ساتھ ہی پروفیسر گوپی چند نارنگ، نائب چیئر مین قومی اردو کونسل کے نام بھی خط لکھ رہا ہوں۔ ان دونوں صاحبان کو ایک بار پھر اردو کو زندہ رکھنے کے لئے ایک عوامی تحریک چلانے کی طرف توجہ دلائی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کے مثبت نتائج نکلیں گے۔ میں اپنے اخبار کے آئندہ شمارے میں آپکے گشتی مراسلے کا پورا متن شائع کروں گا۔ نیز دوسرے اخباروں میں بھی اس کے حوالے سے لکھوں گا۔ آپ جدوجہد جاری رکھیں۔ میرا حقیر تعاون آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہے۔"

ڈاکٹر قمر رئیس، دہلی:

" آپ نے اردو اور اس کے تحفظ کے پُر پیچ مسائل نہایت سلجھے ہوئے اور صاف ڈھنگ سے پیش کر کے جو عملی پروگرام سامنے رکھا ہے وہ بلاشبہ تحریک بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ آپ ہی کی طرح دہلی میں اردو کے ایک مخلص کارکن فیروز بخت آحمد ہیں۔ ان سے بھی پروگرام پر گفتگو ہوئی، وہ بھی اس پروگرام سے مطمئن ہیں۔ جلد ہی آپ سے فون پر بات کروں گا۔"

تسنیم فاروقی، ریذیڈنٹ ایڈیٹر، شہزاد، لندن، فن کدہ لکھنو:

"الامین اردو مرکز کا تحریکی پیغام ملا۔ چند صفحات پر مشتمل نکات و مسائل دردانِ اردو کے لئے سود مند بھی ہیں اور محتاج غور بھی۔ عملی پروگرام موثر اور نتیجہ خیز ہے۔۔۔ یہ اردو کا درد نامہ بھی ہے اور مداوا بھی۔"

عباس رضا نیّر، صدر شعبہ اردو، ایم ایچ پوسٹ گریجویٹ کالج، مراداباد:

"اردو زبان و ثقافت کے تحفظ کا عظیم بیڑا آپ نے اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مشن میں آپ کو کامیاب کرے۔ آمین۔ میں نے آپ کے لٹریچر کی کاپیاں اپنے طلبا و طالبات میں تقسیم کروادی ہیں۔ انہیں ہدایت کردی ہے کہ وہ اس کام کے فروغ میں حصہ لیں۔"

اطہر فاروقی، سیکریٹری، ڈاکٹر ذاکر حسین اسٹڈی سرکل، نئی دہلی:

" آپ کا گشتی مراسلہ 8 فروری کو ذاکر حسین لیکچر کے موقع پر عکسی نقول بنوا کر تقسیم کر دیا ہے۔ کار لائقہ سے یاد فرمائیے۔"